ABSTRACT

A comparative study of famous Urdu translations of the Holy Quran with "Kanzul Iman.

In this article the comparative study of various Urdu translation of Holy Quran has presented with special reference to "Tarjuma e Quran" an Urdu translation by Ahmed Raza Khan Brelvi for which some important translators/ religious scholars like, Molana Shah Abdul Qadir, Molana Shah Rafiuddin Dehlvi, Molana Abdul Majid Darya Abdi, Molana Fateh Muhammad Jalendhri, Molana Mehmood ul Hassan, Molana Ashraf Ali Thanvi and Molana Syed Abul Ala Modoodi , their work related translation are also discussed and proved that Urdu translations of Holy Quran of the above said translators are not good and proper, these translations status are also not according to the status of Allah and his Prophet Muhammad P.B.U.H, where as "Kanzul Iman" by Ahmed Raza Khan Brelvi is very clear, authentic and such faults and mistakes are not found in it.

پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالغنی شیخ
ڈاکٹر محمد انس راجپر

قرآن مجید کے مشہور اردو تراجم کا 'کنزالایمان' کے ترجمے سے تقابلی مطالعہ

ایک زبان سے دوسری زبان میں لفظی ترجمہ کر دینا کچھ مشکل نہیں، بلکہ یہ بہت ہی آسان اور معمولی کام ہے۔ کسی بھی درخواست کا لفظی ترجمہ تو عرائض نویس بھی فوراً کر دیتے ہیں، مگر کسی زبان کی فصاحت و بلاغت، سلاست و معنویت، اس کے محارات اور اندازِ خطاب کو سمجھنا، سیاق وسباق کو دیکھ کر کلمہ اور جملہ کی ترجمانی کرنا انتہائی دقت آمیز کام ہے۔

قرآن مجید کے دوسری زبانوں میں تراجم کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ عموماً اس کے مشہور معنی کے مطابق کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر زبان میں معانی میں سے کسی ایک مناسب معنی کا انتخاب مترجم کی ذمہ داری ہے۔ ورنہ لفظ کا ظاہر ترجمہ تو ایک مبتدی بھی کر سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دنیا بھر کے تراجم پر نظر ڈالتے ہیں تو حقیقت منکشف ہو کر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمینِ قرآن کی نظر الفاظِ قرآن کی روح تک نہیں پہنچ سکی اور ان کے تراجم سے قرآن مجید کا مفہوم ہی بدل گیا ہے، بلکہ بعض مقامات پر تو سہواً و قصداً ترجمے میں ان سے تحریف بھی ہو گئی ہے۔ یا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرنے کے سبب حُرمتِ قرآن، عصمتِ انبیاء اور وقارِ انسانیت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے اِن تراجم کی بدولت

وہ حرام قرار پا گئی ہے اور انھی تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا علم اللہ رب العزت کو بھی نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ترجمہ کر کے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کیلئے گمراہی کا راستہ کھول دیا۔ اور یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں میں (اس طرح کا ترجمہ کر کے) اسلام کے خلاف ہتھیار دے دیا گیا۔

چنانچہ ستیارتھ پرکاش نامی کتاب اسلام پر طنز سے بھری ہوئی ہے کہ جو خدا اپنے بندوں کے مکر، فریب اور دغا میں آ جائے اور خود بھی مکر، فریب، دغا کرتا ہو، ایسے خدا کو دور سے سلام وغیرہ وغیرہ۔ نعوذ باللہ من شر ذالک۔

اعلیٰ حضرت شاہ عبدالمصطفےٰ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ علیہ نے جملہ مستند و مروج تفاسیر کی روشنی میں قرآن مجید کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرین کرام نے کئی کئی صفحات میں فرمائیں مگر امامِ اہلسنت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عطا فرمائی کہ وہی مفہوم ترجمے کے ایک جملے یا ایک لفظ میں ادا فرما دیا۔ قلیل جملہ کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مجدّدِ ملت کے ترجمے سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآن مجید کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔

ذیل میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآنِ حکیم اور دیگر اردو تراجمِ قرآن کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے:

﴿۱﴾ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ﴿آل عمران: ۱۴۲﴾

شاہ عبدالقادر: اور ابھی معلوم نہیں کیے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔

اشرف علی تھانوی حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو۔

محمود حسن اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں۔

عبدالماجد دریا آبادی حالانکہ ابھی اللہ نے ان لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنھوں نے جہاد کیا۔

فتح محمد جالندھری حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔

احمد رضا خان اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے، عالم الغیب والشہادۃ ہے اِن مترجمین کے نزدیک اردو میں بے علم و بے خبر ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں، ترجمہ پڑھنے کے بعد علمِ الٰہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ترجمہ لکھتے وقت کس قدر غیر حاضر تھے یہ مترجمین حضرات کہ تفسیر کے مطالعے کی زحمت ہی نہیں کی۔

﴿۲﴾ ویمکرون ویمکراللہ واللہ خیر المٰکرین ﴿الانفال: ۳۰﴾

شاہ عبدالقادر اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔

شاہ رفیع الدین اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نیک مکر کرنے والوں کا ہے۔

محمود حسن وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔

اشرف علی تھانوی وہ تو اپنی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ میاں اپنی تدبیر کر رہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔

احمد رضا خان وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔

اردو ترجمے میں جو الفاظ استعمال ہوئے وہ شانِ الوھیت کے کسی طرح لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف مکر، فریب، بدسگالی کی نسبت اُس کی شان میں حرف گیری کے مترادف ہے۔ یہ بنیادی غلطی صرف اس وجہ سے ہے کہ اللہ اور رسول کے افعالِ مقدسہ کو اپنے افعال پر قیاس کیا ہے۔ اسی وجہ سے مترجمین نے ہنسی، مذاق، ٹھٹا، مکر، فریب، علم سے بےخبر اور بدسگالی کو اِس کو صفت ٹھہرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عزت افزائی کیلئے تھانوی صاحب نے ''میاں'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ان تمام الفاظ کو سامنے رکھ کر آپ خود اُلوھیت کا تصور کریں تو رب تبارک وتعالیٰ انسانوں سے عظیم تر انسان اُبھر کر آپ کے سامنے ہوگا۔ موحدوں کے امام نے ''میاں'' اللہ تعالیٰ کو کہہ کر عام انسانوں کے برابر لا کھڑا کیا تو پھر بھی کیا ان کے توحید میں بال برابر بھی فرق نہیں آیا۔

﴿۳﴾ ووجدک ضالا فھدیٰ ﴿والضحیٰ: ۷﴾

شاہ عبدالقادر اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔

شاہ رفیع الدین اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی

عبدالماجد دریا آبادی اور آپ کو بےخبر پایا سو رستہ بتایا

ڈپٹی نذیر احمد اور تم کو دیکھا کہ راہِ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دینِ اسلام کا سیدھا رستہ دکھا دیا۔

اشرف علی تھانوی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بےخبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔

احمد رضا خان اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

آیتِ مذکورہ میں لفظ ''ضالا'' استعمال ہوا ہے اس کے مشہور معنی گمراہی اور بھٹکنا ہیں۔ چنانچہ بعض اہلِ قلم نے یہ نہ دیکھا کہ ترجمہ میں کس کو راہ گم کردہ، بھٹکتا، بےخبر، راہ بھولا کہا جا رہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت باقی رہتی ہے یا نہیں، اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ آپ خود غور کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام اگر کسی لحظہ گمراہ ہوتے تو راہ پر کون ہوتا یا یوں کہیئے کہ جو خود گمراہ رہا ہو، بھٹکتا پھر رہا ہو، راہ بھولا ہوا ہو وہ ہادی کیسے ہوسکتا ہے؟ خود قرآن میں نفی ضلالت کی صراحت موجود ہے کہ: **ما ضل صاحبکم وما غوٰی** (النجم: ۲) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بےراہ چلے۔ جب ایک مقام پر رب کریم گمراہ اور بےراہی کی نفی فرما رہا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی کیسے گمراہ ارشاد فرمائے گا؟

﴿۴﴾ انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ﴿الفتح: ۱﴾

شاہ عبدالقادر ہم نے یہ فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

شاہ رفیع الدین تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔

عبدالماجد دریا آبادی بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔

ڈپٹی نذیر احمد اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی درحقیقت ہم نے تمہاری کھلم کھلا فتح کرا دی تا کہ تم اس فتح کے شکریہ میں دینِ حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو اور خدا اسکے صلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔

اشرف علی تھانوی بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔

احمد رضا خان بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

〈۵〉 فان یشاءِ اللہُ یختم علی قلبک 〈الشوریٰ: ۲۴〉

فتح محمد جالندھری اگر خدا چاہے تو اے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے۔

شاہ رفیع الدین پس اگر چاہتا اللہ، مہر رکھ دیتا اوپر دل تیرے کے (شاہ رفیع الدین)

شاہ عبدالقادر سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔

عبدالماجد دریا آبادی تو اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مہر لگا دے۔

سابقہ ترجمہ سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے۔

اشرف علی تھانوی دل پر مُہر لگا دے۔

احمد رضا خان اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مُہر لگا دے۔

مہر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جو **ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم** میں استعمال ہوئی ہے اور دوسری خاتم النبیین کی۔ کاش تمام مترجمین تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ کرتے تو وہ ذاتِ اطہر کی جس کے سر مبارک پر اسریٰ کا تاج رکھا گیا اور رحمت اللعالمین بنایا گیا ان کا قلب مبارک مترجمین کی نوکِ قلم سے محفوظ رہتا۔

〈۶〉 ما کنت تدری ماالکتٰب ولا الایمان 〈الشوریٰ: ۵۲〉

شاہ عبدالقادر تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔

فتح محمد جالندھری تو نہ تو کتاب کو جانتے تھے اور نہ ایمان۔

شاہ رفیع الدین نہ جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔

ابوالاعلیٰ تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے۔

عبدالماجد دریا آبادی آپ کو نہ یہ خبر تھی کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کے ایمان کیا چیز ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔

اشرف علی تھانوی آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کا انتہائی کمال کیا چیز ہے۔

احمد رضا خان اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے اور نہ احکامِ شرع کی تفصیل۔

مذکورہ بالا تراجم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ آیتِ مذکورہ کے نزول سے پہلے حضور مومن بھی نہ تھے۔ ایمان کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد میں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے اس قسم کے تمام اعتراضات ختم ہوگئے کہ آپ احکامِ شرع کی تفصیل نہ جانتے تھے۔ ایمان اور احکامِ شرع کی تفصیل میں جو فرق ہے وہ اعلیٰ حضرت اور دیگر مترجمین کے ترجمے میں فرق ہے۔

﴿۷﴾ ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم ﴿النسآء: ۱۴۲﴾

عاشق الٰہی میرٹھی، شاہ عبدالقادر اور محمود حسن صاحب منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اللہ بھی اُن کو دغا دے گا۔

شاہ رفیع الدین اور اللہ فریب دینے والا ہے ان کو۔

ڈپٹی نذیر احمد خدا ان ہی کو دھوکا دے رہا ہے۔

نواب وحید الزماں، مرزا حیرت دہلوی اور سید فرمان علی شیعہ وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔

احمد رضا خان بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔

دغا بازی، فریب، دھوکہ کسی بھی طرح اللہ کے شان کے لائق نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت نے تفسیری ترجمہ اس طرح فرمایا کہ آیت کا مکمل مفہوم نہایت محتاط طریقے سے بیان ہوگیا۔

﴿۸﴾ قل اللہ اسرع مکراً ﴿یونس: ۲۱﴾

شاہ رفیع الدین کہہ دو اللہ بہت جلد کرنے والا ہے مکر۔

عبدالماجد دریا آبادی اللہ چالوں میں ان سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

نواب وحید الزماں کہہ دے اللہ کی چال بہت تیز ہے۔

احمد رضا خان تم فرما دو اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے جلد ہو جاتی ہے۔

مترجمین نے اللہ تعالیٰ کے مکر کرنے والا، چال چلنے والا کہا ہے۔ حالانکہ یہ کمالات کسی طرح اللہ کے شان کے لائق نہیں

ہیں۔اعلیٰ حضرت نے لفظی ترجمہ فرمایا ہے، پھر بھی کس قدر پاکیزہ زبان استعمال کی ہے۔

﴿۹﴾ نسو الله فنسیهم ﴿التوبة: ٦٧﴾

فتح محمد جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔

شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور شیخ محمود حسن وہ اللہ کو بھول گئے اللہ ان کو بھول گیا۔

احمد رضا خان وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے لئے بھلا دینا، بھول جانے کے لفظ کا استعمال اپنے مفہوم اور معنی کے اعتبار سے کسی طرح بھی درست نہیں ہے کیوں کہ بھول سے علم کی نفی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ دیگر مترجمین نے اِس آیت کا لفظی ترجمہ شانِ الوھیت کو نظر انداز کرتے ہوئے کیا ہے جس کا غلط نتیجہ ہر پڑھنے والے پر ظاہر ہے۔اعلیٰ حضرت نے تفسیر و ترجمہ فرما دیا ہے۔

﴿۱۰﴾ الله یستهزیءُ بهم ﴿البقرة: ۱۵﴾

کیا آپ پسند کریں گے کہ کوئی کہے: ’’اللہ اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے‘‘، ’’اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے‘‘، ’’اللہ ان سے دل لگی کرتا ہے‘‘، ’’اللہ انھیں بنا رہا ہے‘‘، ’’اللہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے‘‘۔ مذکورہ آیتِ کریمہ کا اکثر مترجمین نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ان میں مشہور ڈپٹی نذیر احمد، شیخ محمود حسن، فتح محمد جالندھری، عبدالماجد دریا آبادی، مرزا حیرت دہلوی، نواب وحید الزمان، سر سید احمد خان، شاہ رفیع الدین صاحب وغیرہ ہیں۔

مذکورہ بالا تمام تراجم پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت کا ترجمہ دیکھئے کہ اِس آیت کا انھوں نے اردو میں ترجمہ نہیں کیا۔اس لیے کہ قرآنی لفظ استہزاء کا ترجمہ کرنے کے لیے اردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ لفظی ترجمہ کر کے مترجم شرعی گرفت سے اپنے کو محفوظ کر سکے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت نے بلفظہ ترجمہ فرما دیا:

اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے (جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے) -- (احمد رضا خان)

﴿۱۱﴾ ثم استوی علی العرش ﴿الاعراف: ۵۴﴾

لفظ استوی قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔اکثر مترجمین نے اِس کا ترجمہ کیا: ’’پھر قائم ہوا تخت پر‘‘ (عاشق الٰہی)، ’’پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے‘‘ (شاہ رفیع الدین)، ’’پھر بیٹھا تخت پر‘‘ (شاہ عبدالقادر)، ’’پھر تخت پر چڑھا‘‘ (نواب وحید الزمان)، ’’پھر عرش پر دراز ہو گیا‘‘ (وجدی صاحب اور محمد یوسف کاکوروی)۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان نے جب یہ محسوس کیا کہ عربی لفظ استوی کا ترجمہ کرنے کے لیے اردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں کہ جس سے ترجمہ کیا جائے تو آپ نے بلفظہ ترجمہ فرما دیا کہ:

’’پھر عرش پر استوا فرمایا‘‘ (جیسا کہ اُس کی شان کے لائق ہے) -- (احمد رضا خان)

﴾۱۲﴿ فاینما تولوا فثم وجه اللہِ ﴾البقرۃ: ۱۱۵﴿

اس آیتِ مبارکہ میں وجہ اللہ کا ترجمہ اکثر مترجمین نے اللہ کا مُنہ اور اللہ کا رخ کیا ہے:

شاہ رفیع الدین پس جدھر کو مُنہ کرو پس وہیں ہے مُنہ اللہ کا۔

نواب وحیدالزمان اور محمد یوسف اللہ کا چہرہ ہے۔

شیخ محمود الحسن، عاشق الٰہی اور تھانوی صاحب۔ ادھر اللہ ہی کا رُخ ہے۔

ڈپٹی نذیر، مرزا حیرت دہلوی اور سید عرفان علی ادھر اللہ کا سامنا ہے۔

احمد رضا خان تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہُ اللہ ہے (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے)

مذکورہ بالا تمام تراجم پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب کا ترجمہ دیکھئے کے اِدھر بھی انھوں نے اردو میں مترادف لفظ نہ ہونے کی وجہ سے اردو میں ترجمہ نہیں کیا۔

الغرض اس مقالے سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن مجید کا لفظی ترجمہ کرنا ہر موقع پر تقریباً ناممکن ہے۔ ان مواقع پر ترجمہ کا حل یہ ہے کہ تفسیری ترجمہ کیا جائے تا کہ مطلب بھی ادا ہو جائے اور ترجمہ میں کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے۔

اگر قرآن مجید کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اِس سے بیشمار خرابیاں پیدا ہونگی۔ کہیں شانِ الوھیت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شان انبیاء میں اور کہیں اسلام کا بنیادی عقیدہ مجروح ہوگا۔ چنانچہ آپ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں تو تمام تر مترجمین نے قرآنی لفظ کے اعتبار سے براہ راست اردو میں ترجمہ کیا ہے مگر اِس کے باوجود وہ تراجم سماعت پر گراں ہیں اور اسلامی عقیدے کی رُو سے مذہبی عقیدت کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے۔ کیا ہم میں سے کوئی بھی یہ پسند کرے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے کوئی یہ کہے کہ: اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے، اللہ اُن سے ہنسی کرتا، اللہ اُن سے دل لگی کرتا ہے، اللہ اُنہیں بنا رہا ہے، اللہ مکر کرتا ہے، اللہ فریب کرتا ہے، اللہ داؤ کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ چند مثالیں تقابلی مطالعے کے قارئین کے سامنے کی گئیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ اس مختصر سے مطالعے کے بعد آپ نے ترجمہ کی اہمیت کو محسوس کر لیا ہوگا۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بسا اوقات کسی ایک آیت کے ترجمے کے لئے تمام مشہور تفاسیرِ قرآن کا مطالعہ کر کے مناسب و موزون ترین ترجمہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ لفظ استہزاء، استوی اور وجہ اللہ کا کوئی موزوں ترجمہ اردو میں نہیں کر سکے، اس لئے مجبوراً وہی الفاظ ترجمہ میں بھی برقرار رکھے۔ یہ تقابلی مطالعہ کسی کی تحقیر کے لیے یا کسی کو کم دکھانے کے لئے بالکل نہیں ہے بلکہ خلوصِ دل سے صرف اس لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے کہ آپ اور ہم ترجمہء قرآن مجید کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کے ترجمہ کنز الایمان کی خوبیوں کو دیکھ کر یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ تمام تر اردو تراجمِ قرآن میں ایک معیاری ترجمہ ہے جو ترجمہ کے غلطیوں سے مبّرا ہے۔

حوالے:

۱۔ سورہ، ''آل عمران''، آیت نمبر۱۴۲۔

۲۔ سورہ، ''الانفال''، آیت نمبر۳۰۔

۳۔ سورہ، ''الضحیٰ''، آیت نمبر۷۔

۴۔ سورہ، ''الفتح''، آیت نمبر۱۔

۵۔ سورہ، ''الشوریٰ''، آیت نمبر۲۴۔

۶۔ سورہ، ''الشوریٰ''، آیت نمبر۵۲۔

۷۔ سورہ، ''النسآء''، آیت نمبر۱۴۲۔

۸۔ سورہ، ''یونس''، آیت نمبر۲۱۔

۹۔ سورہ، ''التوبہ''، آیت نمبر۶۷۔

۱۰۔ سورہ، ''البقرۃ''، آیت نمبر۱۵۔

۱۱۔ سورہ، ''الاعراف''، آیت نمبر۵۴۔

۱۲۔ سورہ، ''البقرۃ''، آیت نمبر۱۱۵۔